روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
بدھ 28 جنوری 2015ء 7 ربیع الثانی 1436 ہجری 28 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 24

اللہ کے برے بندے

حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے۔

اور اللہ تعالیٰ کے برے بندے وہ ہیں جو غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں۔ پیاروں کے درمیان تفرقہ ڈالتے ہیں۔ اور نیک لوگوں کو مشقت اور ہلاکت میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر: 17312)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

''چاہئے کہ ایک تمہارا دوسرے کا گلہ مت کرے کیا تم پسند کرتے ہو کہ مردے بھائی کا گوشت کھاؤ''

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 4 ص 217)

''اپنے بھائی کا گلہ کرنا مردہ کھانا ہے۔'' (تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 4 ص 218)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

''بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت برا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب برے کام ہیں''۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 4 ص 219)

دیکھو۔ یہ بہت بری عادت ہے جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔...... سارے دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک شخص تھا اس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھ کر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تو دوزخ میں جائے گا۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیوں تجھ کو میرے اختیارات کس نے دیئے ہیں؟ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں تو کون ہے؟ اچھا میں نے تجھ کو دوزخ میں ڈالا اور یہ گنہگار بندہ جس کا تو گلہ کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے اور دوزخ میں جائے گا۔ اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا ہے۔ سو ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی الٹا شکار ہو جاؤں''۔ (ملفوظات جلد 5 ص 11-10)

''خیانت نہ کرو، گلہ نہ کرو، اور ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19۔ ص 81)

''عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے برے برے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔'' (روحانی خزائن جلد 10 ص 350)

دین کی خدمت کیلئے آگے آؤ

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

......اپنے دین کی خدمت کیلئے آگے آؤ اور ان لوگوں کے علوم کے وارث بنو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت پائی تا تم آئندہ نسلوں کو سنبھال سکو۔ تم لوگ تھوڑے تھے اور تمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور ان کے لئے بہت زیادہ مدرس درکار ہیں پس اپنے آپ کو دین کیلئے وقف کر دو۔''

(خطاب فرمودہ 17 مارچ 1944ء از تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم صفحہ 284)

دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے خود کو پیش کریں۔

واقفین نو اوران کے والدین متوجہ ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ماں باپ بھی صرف وقف کر کے بیٹھ نہ جائیں بلکہ بچوں کو مستقل سمجھاتے رہیں۔ میں یہی مختلف جگہوں پر ماں باپ کو کہتا رہا ہوں کہ اپنے بچوں کو سمجھاتے رہیں کہ تم وقف نو ہو ہم نے تم کو وقف کیا ہے تم نے جماعت کی خدمت کرنی ہے۔ اور جماعت کا ایک مفید حصہ بننا ہے۔ اس لئے کوئی ایسا پیشہ اختیار کرو جس سے تم جماعت کا مفید وجود بن سکو۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 420)

واقفین نو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ابھی سے عزم اور تیاری کریں امسال داخلہ جات حسب معمول میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعد شروع ہوں گے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ادا ریہ

جس کا دل ہر حسد اور کینہ سے پاک ہے

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار اپنے صحابہؓ کے درمیان رونق افروز تھے۔ رسولﷺ اللہ کی زبان مبارک سے کلمات طیبات موتیوں کی طرح جھڑ رہے تھے اور غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان جواہر کو اپنے دامن میں سمیٹ رہے تھے۔ اسی دوران اچانک آپؐ نے فرمایا۔

’’ابھی تمہارے پاس ایک ایسا آدمی آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے۔‘‘

اتنے میں ایک انصاری صحابیؓ آئے جن کی داڑھی سے وضو کے قطرے گر رہے تھے۔ صحابہؓ انہیں غور سے دیکھتے رہے مگر ان کی کوئی ایسی علامت اور عمل نظر نہ آیا جس کی بناء پر اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت پانے کے مستحق ہوئے تھے۔

دوسرے دن مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ:

’’ابھی یہاں پر ایک ایسا آدمی آنے والا ہے جو جنتی ہے۔‘‘

اور پھر وہی صحابیؓ گزشتہ دن والی حالت اور ہیئت میں آئے۔ صحابہؓ سوچتے رہے مگر معمہ حل نہ ہوا۔ تیسرے دن بھی جب یہی واقعہ پھر پیش آیا تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے رہا نہ گیا اور وہ مجلس کے خاتمہ پر اس انصاری کے پیچھے چل پڑے۔

کچھ دور جا کر انہوں نے اس انصاری سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں دو تین دن آپ کے پاس قیام کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بخوشی اجازت دے دی۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں تین دن رات ان صحابیؓ کی خدمت میں رہا اور خوب مطالعہ کیا۔ مگر میں نے ایک رات بھی نہیں دیکھا کہ وہ رات کو غیر معمولی طور پر عبادت کرتے ہوں۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ رات کو جب بھی ان کی آنکھ کھلتی اور بستر پر کروٹ بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر شروع کر دیتے۔ دوسرے یہ کہ میں نے انہیں اچھی بات کے سوا اور کچھ کہتے نہیں سنا۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں۔

جب میرا عرصہ قیام ختم ہونے لگا اور قریب تھا کہ میں ان کے مذکورہ بالا اعمال کو حقیر جان کر واپس آجاتا میں نے ان صحابیؓ سے عرض کیا کہ:

میں ایک خاص وجہ سے آپ کے پاس آیا تھا۔ میں نے تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک ایسا آدمی آئے گا جو اہل جنت میں سے ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی سامنے آئے۔ تب میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے پاس رہوں اور دیکھوں کہ آپ کون سا ایسا عمل بجا لاتے ہیں جس کی وجہ سے رسولﷺ اللہ نے آپ کو جنتی قرار دیا ہے تاکہ میں بھی جنت کے حصول کے لئے آپ کی اقتداء کروں۔ مگر میں نے آپ کو کوئی غیر معمولی عمل بجالاتے ہوئے نہیں دیکھا اب آپ ہی اس راز سے پردہ اٹھائیں۔

یہ سن کر وہ انصاری بولے۔ اے میرے بھتیجے میں کوئی خاص اعمال تو نہیں بجالاتا مگر یہ بات ضرور ہے کہ **میں کسی مسلمان کے لئے دل میں کھوٹ نہیں رکھتا اور کسی کے لئے بھی دل میں کینہ لے کر نہیں سوتا اور ہر قسم کے حسد سے میرا دل پاک ہے۔**

تب میں نے کہا کہ یقیناً یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو جنت کا مستحق بنا دیا ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب الادب باب سلامة الصدر من الغش جلد 8 صفحہ 76)

ع یہی جنت یہی دارالاماں ہے

اس بات میں کیا شک ہے کہ جس کا دل ہر قسم کے کینہ اور بُغض سے پاک ہوتا ہے۔ جو صاف دل لے کر سوتا اور صاف دل کے ساتھ جاگتا ہے اس کو یقیناً ایک قلبی جنت عطا کی جاتی ہے۔ پس اس انصاری کا واقعہ اہل جنت کے ان دلی جذبات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ جس کا نقشہ قرآن کریم نے اس طرح کھینچا ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِنْ غِلٍّ ......(الحجر: 48)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنتیوں کے سینوں میں جو کینہ وغیرہ بھی ہوگا۔ اسے ہم نکال دیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر جنت میں رہیں گے اور تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔

انہی بزرگ اہل اللہ میں سے ایک حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بھی تھے۔ ان کا کردار بھی اس آیت قرآنی کے مطابق تھا۔ وہ قرآن کریم سے بعض مضامین کا استدلال کرتے ہوئے مختصر نوٹ لکھا کرتے تھے۔ نوٹ نمبر 300 کا عنوان ہے۔

’’سب قصور معاف کر کے سویا کرو‘‘

اس کے تحت لکھتے ہیں۔

وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوا ......۔(نور:23) پس چاہئے کہ وہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تم کو بخش دے اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر انسان لوگوں کو معاف کرنے اور درگزر کرنے کی عادت ڈال لے۔ تو یوں بھی اس کا دل خوش رہتا ہے۔ اور خدا کے ہاں سے بخشش کا وعدہ جو ہے۔ مزید برآں سب سے آسان طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ جب رات کو سونے لگے۔ تو زبان سے یہ الفاظ واضح طور پر بلکہ آواز سے کہے کہ ’’اے اللہ مجھے کسی بھائی سے عداوت نہیں ہے اور اگر کسی نے میرا کسی قسم کا قصور بھی کیا ہے۔ تو وہ میری طرف سے معاف ہے۔ تو بھی اسے معاف کر اور مجھے اپنے فضل سے بخش دے۔‘‘

میرا تو یہ سالہا سال کا مجرب عمل ہے **اور کبھی میں نے کسی شخص کی بابت اپنے دل میں عداوت اور کینہ نہیں محسوس کیا اور کبھی میں کسی کا بغض اپنے دل میں لے کر نہیں سویا۔**

(الفضل 16 ستمبر 1938ء صفحہ 3)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جب تحریک جدید کا اعلان کیا تو یہ بھی فرمایا کہ دشمن کے مقابلہ میں بنیان مرصوص بننے کے لئے ضروری ہے کہ رحماء بینھم کا نظارہ پیش کیا جائے۔ آپ نے جلسہ سالانہ پر 27 دسمبر 1934ء کو اس نصیحت پر عملدرآمد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

تمام احمدیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ جاؤ اور اپنے دوسرے بھائیوں کے گلے سے لپٹے رہو۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود کے پاس پہنچ جاؤ۔ (بیت) اقصیٰ میں جب میں نے اعلان کیا کہ آپس کی ناراضگیاں دور کر دو اور بنیان مرصوص بن کر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ تو قادیان کے احمدیوں نے کہا ہم ایسا ہی کرنے کے لئے تیار ہیں اور باہر کے احمدیوں نے لکھا کہ کاش! ہم بھی اس وقت موجود ہوتے۔ آج باہر کے ہزاروں احمدی یہاں موجود ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ میں نے انہیں خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ تم اس وقت ایک یتیم قوم ہو، تم پر مصائب پر مصائب آئیں گے اور تمہیں بھائیوں کی طرح رہنا ہوگا۔ **جاؤ! اپنے ان بھائیوں کے گلے مل جاؤ جس سے تمہیں کسی قسم کی ناراضگی اور رنج ہے، جاؤ اور ان سے مل جاؤ۔ کیا میں نے تمہیں خدا کا یہ پیغام پہنچا دیا؟** (اس پر تمام مجمع نے متفق اللسان ہو کر کہا! ہاں حضور نے پیغام پہنچا دیا۔)

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 105)

یہ پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 25 جولائی 2014ء میں پھر دہرایا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس پر عمل کی توفیق پاتے ہیں۔

☆..........☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی فلاسفی، بنیادی اصول اور عمومی ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ’’ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل‘‘ سے ماخوذ

مرتبہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اسلم سجاد صاحب

ہومیو پیتھی ایک روحانی علاج ہے

’’ہومیو پیتھی میں جسم درحقیقت روح کے تابع ردعمل دکھاتا ہے نہ کہ ازخود۔ ہومیو پیتھی میں جو دوائی دی جاتی ہے۔ وہ اتنی لطیف ہوتی ہے کہ اس میں کوئی بھی جسمانی مادہ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جسم اس کے خلاف کوئی ردعمل دکھا ہی نہیں سکتا۔ صرف روح ہی جو ایک لطیف حقیقت ہے اور کوئی مادی وجود نہیں رکھتی اس لطافت کو محسوس کرسکتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی اس طرز کے علاج کے لئے روحانی علاج کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ وہ پیروں والی روحانیت نہیں ہے بلکہ یہ روح کا ذکر ہے‘‘

(صفحہ:VII)

ہومیو پیتھی کا مرکزی راز

’’ہومیو پیتھی سے مراد علاج بالمثل ہے یعنی بیماریوں کا ملتی جلتی بیماریاں پیدا کرنے والے مادوں سے علاج۔ یہ علاج ہانیمن کے وقت تک رائج علاج کے بالکل برعکس اصول پر مبنی تھا۔ یہ درست ہے کہ کئی بیماریوں کے رائج علاج ایسے بھی تھے جو دراصل ہومیو پیتھک اصول کے مطابق کام کرتے تھے۔ مگر معالجین کو اس اصول کا کوئی علم نہیں تھا۔ وہ محض تجربے کی بنا پر محدود دائرے میں بعض دواؤں کو ہومیو پیتھک طریق علاج کے مطابق شفا دینے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ مثلاً اپی کاک (IPECAC) اور اوپیم (OPIUM) کو خفیف مقدار میں ہلکے ٹنکچر کی صورت میں ملا کر متلی اور قے کے رجحان کو روکنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ حالانکہ یہ دونوں دوائیں ایسی ہیں کہ ان کی مقدار ذراسی بڑھا دی جائے تو ان میں متلی اور قے پیدا کرنے کا رجحان بشدت پایا جاتا ہے۔ ہانیمن نے اسی قسم کی بہت سے دوائیں اپنی ایلو پیتھک پریکٹس کے دوران معلوم کیں اور اس بات پر غور کیا کہ آخر کیوں یہی دوائیں ایک بیماری پیدا بھی کرتی ہیں اور ہلکی مقدار میں اس کا انسداد بھی کرتی ہیں۔ اس غور کے دوران اس نے انسانی نظام دفاع کا راز معلوم کیا۔ اطباء عموماً یہ تو جانتے تھے کہ انسانی جسم میں دفاع کی طاقت ہے مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ دفاع کی طاقت کتنی وسیع ہے اور کن اصولوں کے مطابق کام کرتی ہے اور یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ اگر بیماریاں جسم میں پھولتی پھلتی رہیں تو اس دفاع کی طاقت کو ان کے خلاف کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہومیو پیتھی کا وہ مرکزی راز تھا جس کی دریافت کا سہرا ہانیمن کے سر پر ہے۔ اس نے انسانی طبعی نظام دفاع کو اتنی گہرائی سے سمجھا اور اس کی طاقتوں کا ایسے حیرت انگیز طریق پر مشاہدہ کیا کہ آج بھی یقین نہیں آتا کہ واقعتاً انسانی جسم کو خدا تعالیٰ نے ایسی عظیم اور لطیف طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ مگر مشاہدہ مجبور کرتا ہے کہ انسان یقین کرے‘‘۔ (صفحہ:IV)

بالمثل طریقۂ علاج

’’وہ طریقۂ علاج جس میں انہی زہریلی اشیاء کو ویسی ہی بیماری دور کرنے کیلئے استعمال کیا جائے جیسی وہ خود پیدا کرسکتی ہیں، اسے ہومیو پیتھی یا بالمثل طریقۂ علاج کہا جاتا ہے۔ مگر لازم ہے کہ اس زہر کو جب ہومیو دوا کے طور پر استعمال کیا جائے تو اسے اتنا ہلکا کرلیا جائے کہ وہ اپنا زہریلا اثر پیدا کرنے کی طاقت سے کلیتاً محروم ہوچکی ہو۔ باوجود اس کے جسم کے لطیف دفاعی صلاحیت کا شعور اس موہوم حملہ کو پہچان کر اس کے خلاف ردعمل دکھائے گا۔ بسا اوقات یہ زہر ہلکا کرتے کرتے عملاً بالکل معدوم کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک نقطہ پر پہنچ کر اصل زہر کا کوئی نشان بھی اس دوا میں باقی نہیں رہتا جس سے دوا بنانے کا آغاز ہوا تھا۔ جوں جوں اس عمل کو اور آگے بڑھاتے چلے جائیں یعنی اس محلول کو جس میں ابتداء کسی زہر کا قطرہ ڈالا گیا تھا مزید محلول ڈال کر یہ امر یقینی بنا دیا جائے کہ اصل زہر کی ایک لطیف یاد کے سوا اس محلول میں اس زہر کا کوئی ایٹم تک باقی نہیں رہا تو جتنی بار اس عمل کو آگے بڑھائیں گے اتنا ہی اس محلول کی ہومیو پیتھک پوٹینسی اونچی ہوتی چلی جائے گی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس محلول میں کھلی ہوئی موہوم یاد کے پیغام کو روح سمجھ جاتی ہے۔ اور روح کے تابع جسم بھی عمل دکھاتا ہے اور اس کا دفاعی نظام اس حملہ کے خلاف بیدار ہوجاتا ہے۔ اگر روح میں یہ صلاحیت نہ ہو کہ زہر کی محض ایک یاد کے حملہ کو سمجھ سکے اور بعینہٖ اس کے خلاف دفاع کے لئے جسم کے دفاعی نظام کو تیار کرسکے تو 30 طاقت سے اوپر کوئی ہومیو پیتھی طاقت بھی کام نہیں کرسکے گی۔ لیکن مشاہدہ بتاتا ہے کہ ایک قانون کی طرح لازماً بہت اونچی طاقتیں یعنی ایک لاکھ طاقت میں بھی ہومیو دوا قطعی اثر دکھاتی ہے۔ یہ اتنا لطیف نظام ہے کہ روح کے وجود کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اصل زہر کا موجود ہونا تو کجا ہومیو پیتھی دوا کی اونچی طاقتوں میں اس کے واہمہ کا موجود ہونا بھی ممکن نہیں پھر بھی وہ دوا بھرپور اثر کرتی ہے‘‘

(صفحہ:VI, V)

پروونگ PROVING

ڈاکٹر ہانیمن نے یہ بھی معلوم کیا کہ جو زہر تجربہ کی خاطر کسی صحت مند انسان کو بہت تھوڑی مقدار میں بار بار دیا جائے اس سے اس زہر کی بہت باریک باریک علامتیں بھی نکھر کر سامنے آجاتی ہیں اور اس کا یہ اثر مستقل نہیں رہتا۔ زہر کے اثرات تفصیل سے جانچنے کے اس طریقہ کو Proving کہا جاتا ہے۔ ہانیمن کے طریق پر ہی بعد میں کئی ہومیو پیتھک اطباء نے نئے نئے زہروں کو اپنے اوپر آزمایا اور ان کے تفصیلی اثرات مرتب کئے اور اس طریق پر ہومیو Materia Medica (میٹیریا میڈیکا) میں نہایت مفید اضافہ کرتے چلے گئے۔ مگر جہاں تک Proving کے اس طریق کا تعلق ہے ہانیمن کے اصولوں کے پیش نظر کسی ایک شخص کی Proving پر اعتماد نہیں کیا جاتا بلکہ مختلف وقتوں میں مختلف موسموں میں، مختلف ملکوں میں کسی دوا کی Proving کرنے والے جب اپنے اپنے مشاہدہ کی رو سے اس کے اثرات بیان کرتے ہیں تو ان میں سے صرف متفقہ اثرات کو قبول کیا جاتا ہے اور یہ حقیقی معنوں میں Proving کہلاتی ہے۔ ان مختلف Proving کرنے والوں کی ذہنی افتاد اور جسمانی ساخت کی مختلف تفاصیل بھی درج کی جاتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے الگ الگ اثرات کو بھی مرتب کرلیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک دوا ایک موٹے آدمی پر زیادہ اثر دکھاتی ہے اور سوکھے پر کم۔ یا اس کے برعکس معاملہ ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ لکھا جائے گا کہ یہ دوا اکثر موٹے آدمیوں پر اثر کرتی ہے اور شاذ کے طور پر پتلے آدمیوں پر بھی وغیرہ وغیرہ۔ اپنے اس تجربہ کے دوران وہ ایک دوسرے سے کوئی مشورہ نہیں کرتے۔ نہ ہی ان کو یہ علم ہوتا ہے کہ کس نباتاتی یا معدنی مادہ کا محلول بنا کر ان پر تجربہ کیا جارہا ہے نیز اس تجربہ کو مختلف موسموں میں بھی دہرایا جاتا ہے۔ اس طریق پر اس تجرباتی محلول کے جو اثرات ذہن اور جسم پر پڑتے ہیں تجربہ کرنے والا احتیاط سے ان کو مرتب کرتا ہے۔ سب تجارب کا تجزیاتی مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اس دوا کے کیا اثرات ہیں۔ ڈاکٹر ہانیمن نے ان تجارب کی روشنی میں سب سے زیادہ اہمیت ذہنی علامتوں کو دی ہے۔ اگر کسی خاص ذہنی افتاد کے مریض پر کوئی دوا زیادہ اثر کرتی ہے تو ویسی ہی ذہنی افتاد کے دوسرے شخص پر بھی ویسا ہی اثر دکھائے گی لیکن جسمانی ساخت کے ایک جیسے ہونے کے باوجود یہ دستور بسا اوقات صادق نہیں آتا‘‘۔ (صفحہ IX, VIII)

ایک غیر مادی طریقۂ علاج

’’جن کلینکس (Clinics) میں برقی شعاؤں کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے وہاں اٹھارہ لاکھ ریڈیائی طاقت کا ریڈیم برومائیڈ استعمال کرکے اس کمرے کی فضا کے اثر کو محلول میں شامل کرکے یہ ہومیو پیتھک دوا بنائی گئی ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ ناقابل یقین بات لگتی ہے لیکن یہ دوا حقیقتاً کام کرتی ہے کیونکہ ہومیو پیتھی کی لطافتیں حد تصور سے بہت آگے ہیں اور حقیقت میں یہ مادے سے تعلق رکھنے والا ایک غیر مادی طریقۂ علاج ہے‘‘ (صفحہ:703)

دوا اصل سے بالکل برعکس

’’لیک کینائینم کتیا کے دودھ سے تیار کی جانے والی دوا ہے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ اس سے کراہت محسوس کرتے ہیں اور ہاتھ لگانے سے بھی اجتناب کرتے ہیں حالانکہ بعض دوائیں مثلاً سورائینم اور سفلینم وغیرہ کتیا کے دودھ سے بھی زیادہ مکروہ اور خطرناک مواد سے تیار کی جاتی ہیں۔ کتیا کا دودھ اگر ہومیو پیتھک طاقت میں دیا جائے تو اصل سے بالکل برعکس ہوجاتا ہے اور ایک پاک صاف اور شفاف دوا بن جاتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے گھبرانا نہیں چاہیئے‘‘۔ (صفحہ:525)

دواؤں کے متضاد اثرات

’’اپی کاک ایک پودے کی جڑوں کو سکھا کر تیار کی جانے والی دوا ہے۔ ایلو پیتھی میں اسے قے لانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جب کہ ہومیو پیتھی میں اپی کاک متلی اور قے دور کرنے کے

لئے استعمال ہوتی ہے۔ مریض قے آنے کے بعد بھی متلی محسوس کرتا ہے‘‘۔ (صفحہ:475)

دفاع کا چیلنج

’’ہر انسانی جسم میں بیماریوں کے خلاف دفاع کے سب سامان میسر ہیں۔ ان کو استعمال میں کیسے لانا ہے، یہ اصل چیلنج ہے جس کا ہومیو پیتھک طریق کے ذریعہ مقابلہ ہوسکتا ہے‘‘۔

(صفحہ:778)

ہومیو پیتھی ادویات کی اہمیت

’’ہومیو پیتھک دواؤں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ بروقت اس کی چند گولیاں دینے سے ہی بعض دفعہ زندگی کولاحق مہیب خطرے ٹل جاتے ہیں‘‘

(صفحہ:17)

بیماری کی عمومی علامات

پر ہی علاج

’’کونیم غدودوں کی سختی اور گانٹھوں کو تحلیل کرنے میں بھی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ جب تک یہ علامتیں بڑھ کر کینسر میں تبدیلی نہ ہو جائیں عموماً ان غدودوں میں درد محسوس نہیں ہوتا۔ معدے کے کینسر میں کونیم گو غیر معمولی اہمیت کی دوا ہے مگر وہاں بھی یہی مشکل پڑتی ہے کہ جب تک کینسر نہ بن جائے، معدہ میں پیدا ہونے والا کوئی درد کونیم کی نشاندہی نہیں کرتا۔ اگر دیر ہو جائے تو کونیم صرف وقتی آرام دیتی ہے۔ اس کے دینے سے زندگی نسبتاً آسان ہو جاتی ہے۔ مگر اس وقت یہ کینسر کو جڑوں سے نہیں اکھیڑ سکتی۔ ہاں بعض دفعہ اتنا نمایاں فرق پڑتا ہے کہ لگتا ہے جیسے کینسر غائب ہو گیا ہو لیکن وہ غائب نہیں ہوتا بلکہ کچھ دیر کے لئے دب جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تین سے چار سال تک آرام کے دوران پھر ظاہر ہو جاتا ہے اور جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے معدے کی علامتوں سے اس کی شناخت کی کوشش نہ کریں۔ ہاں کسی مریض میں کونیم کی عمومی علامتیں پائی جائیں۔ مثلاً کونیم سے مشابہ چکر، تو اسے بلاتاخیر شروع کر دینا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں کینسر کے حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا‘‘۔ (صفحہ:326)

ایک دوائی سے ہم مزاج

بیماریوں کا علاج

(الف) ’’ایلومینیم کے.......... تمام زہریلے اثرات.......... ایلومنیم کی ہومیو پیتھک دوا سے شفایاب ہو سکتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ یہ بیماریاں کیوں پیدا ہوئیں۔ اگر ان کی شکل ایلومینیم سے ملتی ہو اور مریض کا عمومی مزاج بھی ایلومینیم کی یاد دلاتا ہو تو یہ ساری بیماریاں اللہ کے فضل سے ایلومینیم کے مناسب استعمال سے دور ہو سکتی ہیں‘‘۔ (صفحہ:46)

(ب) ’’طبی نقطۂ نظر سے شہد کی مکھی کے ڈنگ میں موجود زہر کوئی بیماریوں کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قدیم طب میں بھی زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کا علاج اس سے کرتے تھے۔ شہد کی مکھی کے کاٹنے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان سے ملتی جلتی بیماریوں میں اپیس بہت مفید ہے‘‘۔ (صفحہ:67)

(ج) ’’گردوں کی تکلیفیں مزمن ہو جائیں تو جسم میں پھلپھلی ورمیں پیدا ہو جاتی ہیں خصوصاً پاؤں اور ٹانگوں میں۔ ایسی صورت میں کیکٹس کی دوسری علامتیں نمایاں ہوں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہ سارے بدن کو شفا بخش دیتی ہے۔ بعض دفعہ کوئی اور علامت نمایاں نہ ہو تو سکٹرن کا اچانک پن اور اس کی شدت کیکٹس کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے ان علامتوں کے ساتھ بلاتردّد کیکٹس دے دینی چاہئے کیونکہ اگر کیکٹس ہی دوا ہو تو افاقہ تیزی سے ہوگا، اگر نہ ہو تو نقصان بھی نہیں‘‘۔ (صفحہ:178)

نوزوڈز کا استعمال

’’ایسی سب دوائیں جو بیماریوں کے فاسد مادے سے تیار کی جائیں انہیں نوزوڈ (Nosode) کہا جاتا ہے۔ عموماً کسی نوزوڈ کو اس بیماری کے حملے میں نہیں دیتے جس کے فاسد مادے سے وہ تیار کی گئی ہو۔ ہاں اس سے ملتے جلتے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن خناق کے دوران ڈفتھیر نیم دینے سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ اس پہلو سے یہ دوا خناق میں بہت اہمیت رکھتی ہے‘‘۔ (صفحہ:357)

(ب) ’’نوزوڈ کسی بیماری کے گندے او رمتعفن مادے سے تیار کی جانے والی دوا کو کہتے ہیں۔ اگر اصل زہر کو بہت زیادہ لطیف کر دیا جائے تو تیار کردہ دوا میں اصل غلاظت اور گندگی کا کوئی نام ونشان تک باقی نہیں رہتا، ہاں اس زہر کی یاد ایک لطیف طاقت بن کر موجود رہتی ہے جس سے اس بیماری یا اس سے ملتی جلتی بیماری کے علاج میں مدد لی جاتی ہے‘‘۔ (صفحہ:797)

مشابہ بیماریاں

’’ڈفتھیر نیم ان تمام دوسرے امراض میں بھی مفید ہے جن کی علامات ڈفتھیریا سے مشابہ ہوں۔ غدود پھول کر سخت ہو جائیں، زبان سرخ اور موٹی ہو، ہر قسم کے اخراجات میں شدید بدبو ہو، نگلنے میں دقت ہو۔ خوراک اور پانی ناک کے راستے باہر آئیں تو ان سب تکلیفوں کو رفع کرنے میں یہ مثبت اثر دکھاتی ہے‘‘۔ (صفحہ:358)

علامتوں کا ملنا

’’لیکسس میں خاص علامت یہ پائی جاتی ہے کہ سونے کے بعد تکلیف ضرور بڑھتی ہے۔ سانپ کے اکثر کاٹے ہوئے مریضوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ مگر اس خاصیت میں سانپ کے سب زہروں میں لیکسس نمایاں ہے۔ اگرچہ یہ اکثر ایسے مریضوں میں کام آتی ہے جن کی تکلیف سونے سے بڑھتی ہو۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کو سانپ ہی نے کاٹا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ملتی جلتی علامت ہے جس میں لیکسس کارآمد ہوسکتی ہے‘‘۔ (صفحہ:542)

نمایاں علامت کی مشابہت

’’اگر بچوں کی خارش سے بے چینی بہت بڑھ جائے تو آرسنک 1000 بھی بہت مفید ہے اور خشک اگیزیما کے لئے خاص طور پر موثر ہے۔ آرسنک میں بے چینی کا عنصر اتنا نمایاں ہے کہ اگر پوری علامتیں نہ بھی ہوں تو بھی یہ کچھ نہ کچھ کام کرتی ہے۔ مگر اس صورت میں یہ عارضی فائدہ دیتی ہے۔ آرسنک کا صحیح استعمال وہیں ہوگا جہاں مریض کی اکثر علامات کی تصویر اس دوا سے مشابہ ہو‘‘ (صفحہ:408)

بعض ملتی جلتی دواؤں کا

استعمال نہ کرنا

’’آرنیکا اور لیکسس دونوں کا خون کے جمنے سے تعلق ہے۔ اس لئے ایسی ملتی جلتی دواؤں کو ایک دوسرے کے بعد استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بعض دفعہ ان دواؤں کے اثرات ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ہیں اور ایسا مریض ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ دو تین داؤں کو ایک دوسرے کے بعد دینا یا ملا کر ایک نسخہ کی صورت میں دینا ایک ایسا فن ہے جو داؤں کے مزاج کے گہرے مطالعہ اور تجربہ سے نصیب ہوتا ہے۔ اسی خطرہ کے پیش نظر میں آرنیکا کو لیکسس سے ملا کر دیتا ہوں یا پھر دونوں میں سے صرف ایک دوا استعمال کراتا ہوں‘‘۔

(صفحہ:84,83)

مریض کے مزاج کو سمجھیں

’’یونانی طب میں مریضوں کی پہچان کے لئے مختلف مزاج بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً صفراوی مزاج، بلغمی مزاج، دموی مزاج اور سوداوی مزاج۔ ریومیکس اگر بلغمی مزاج والے مریض کی دوا ہو تو بہت زیادہ بلغم بنے گی اگر مریض کا کوئی اور مزاج ہو اور اس میں ریومیکس کی علامتیں پائی جائیں تو وہاں یہ علامت ظاہر نہیں ہوگی۔ اس طریق پر دواؤں کی نشاندہی ہو سکتی ہے۔ انہیں کلاسیکل طب کے حوالے سے سمجھنا چاہئے ورنہ بعض تضادات دکھائی دیں گے‘‘۔ (صفحہ:716,715)

بیماریوں کی بنیادی اقسام

’’ایسے مریض جن کی بیماریاں بڑھتے بڑھتے ایسی حالت کو پہنچ جائیں جہاں دوسری دوائیں کام نہ کریں وہاں لازماً بہت گہری دوائیں تلاش کرنی پڑتی ہیں۔ فلورک ایسڈ ان میں سے ایک ہے۔ وہ تمام گہری بیماریاں جو نسل در نسل انسانی صحت پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً سفلس، سوزاک او رکوڑھ۔ اکثر ہومیو پیتھ معالجین نے ان تین بنیادی بیماریوں میں تمام مریضوں کو تقسیم کر دیا ہے۔ فلورک ایسڈ میں ان تینوں بنیادی بیماریوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اس طرح پھیپھڑوں میں سلی مادے بھی نسل در نسل انسانی جسم میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا بیماریوں کی چوتھی قسم سمجھ کر علاج ہونا چاہئے‘‘۔ (صفحہ:390,389)

ایک ہی کمزوری کے مختلف اظہار

’’ایلو پیتھک سائنس کے مطابق جسم کے اندر جو بھی مرض ہو وہ الگ مرض ہوتا ہے اور جلد کو لگنے والے امراض الگ ہوتے ہیں۔ لیکن ہومیو پیتھک نظریہ کے مطابق یہ ایک ہی بنیادی کمزوری کے مختلف اظہار ہوتے ہیں جو اندرونی جھلیوں اور غدودوں پر اور بیرونی جلد پر الگ الگ بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں‘‘۔

(صفحہ:305)

علاماتی اور مزاجی مماثلت

’’بعض اوقات جسم کا کوئی حصہ سن ہو جاتا ہے۔ ہاتھ، انگلی یا کان کا ایک حصہ سو جائے تو اس میں نیٹرم فاس اچھی دوا ہے۔ اسی طرح جسم کے کسی خاص حصہ کی طرف خون کا دباؤ بڑھ جائے تو اس میں بھی نیٹرم فاس مفید ہے۔ رات کو جاگتے ہوئے اچانک جھٹکے لگنے لگیں اور خون کی شریانوں میں تیز چلتے ہوئے درد کا احساس ہو تو یہ بھی نیٹرم فاس کی علامات میں سے ہے۔ مگر ان سب تکلیفوں میں نیٹرم فاس اسی وقت کام کرے گی جب یہ مزاجی دوا ہو۔ ورنہ یہ بیماریاں تو بہت سی دواؤں میں ملتی ہیں۔ مگر ہر دوا بالمثل ثابت نہیں ہوتی‘‘۔ (صفحہ:628)

دوا اور مریض کا مزاج

’’کالی سلف.......... کا بار بار یعنی کم از کم دس پندرہ بار مطالعہ کیا جائے تو آہستہ آہستہ یہ سمجھ آتی ہے کہ جو عوارض اس میں ملتے ہیں، ضروری نہیں کہ ان کو یہ فائدہ بھی پہنچائے۔ عوارض کا ملنا کافی نہیں، کسی دوا کے بنیادی مزاج کا مریض سے ملنا ضروری ہے۔ اگر ایسا ہو تو یہ دوا خطرناک امراض کو بھی جڑھ سے اکھیڑ سکتی ہے۔ مثلاً مرگی کے مرض کے متعلق ڈاکٹر کینٹ کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ دوا اس موذی مرض کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ ایک ہی خوراک سے یہ نتیجہ ظاہر ہو۔ بعض اوقات وقفوں کے بعد دوا کو لمبے عرصہ تک دہرانا پڑتا ہے اور درمیان میں دوسرے علاج بھی کرنے پڑتے ہیں۔ کالی سلف کے متعلق مشکل یہ ہے کہ اس بات کی تفصیل معلوم نہیں کہ کس قسم کی مرگی میں یہ مفید ہے کیونکہ کبھی طریقہ آزمائش (Proving) سے یہ معلوم نہیں کیا گیا۔ اس لئے بہت سے ہومیو پیتھک ڈاکٹر اس دوا کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ اگر پروونگ ہو جاتی تو قاعدہ قانون کے مطابق یہ علم ہوسکتا تھا کہ کس قسم کی مرگی

میں یہ ضرور کام آئے گی۔ پس موجودہ صورت حال میں تو یہی ہوسکتا ہے کہ اگر دوسری بالمثل دواؤں سے مرگی قابو میں نہ آئے تو اس دوا کی آزمائش بھی ضرور کی جائے“۔ (صفحہ:515-516)

(ب) ”ایسی پیچش جو لیس دار ہو اور سبز رنگ کی ہو جیسے اس میں گھاس کتر کر ڈالا گیا ہو تو اس میں کیموملا کو اولیت حاصل ہے۔ اپی کاک بھی اس کی اچھی دوا ہے۔ اس میں اجابت کی علامتیں کیموملا سے ملتی ہیں لیکن مزاج کا بہت نمایاں فرق ہے“۔

(صفحہ:270)

مزاجی دوائیں دیں

”پراسٹیٹ گلینڈز بڑھ جائیں تو پیشاب کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ بہت سے مریض عمومی دواؤں سے ٹھیک ہو جاتے ہیں لیکن بعض ایسے مریض ہوتے ہیں جن میں عام دوائیں کام نہیں کرتیں اس لئے مختلف وجوہات ڈھونڈنا پڑتی ہیں۔ اگر کسی کا مزاج سٹیفی سیگریا سے ملتا ہو اور پراسٹیٹ کا مریض ہو تو یہ دوا مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ پراسٹیٹ کی تکلیف کا فوری علاج ضروری ہے۔ ورنہ یہ تکلیف بڑھ کر مثانہ یا گردوں میں انفیکشن پیدا کر دیتی ہے اور کبھی کینسر بھی بن جاتا ہے۔ پراسٹیٹ کا کینسر بہت خطرناک ہوتا ہے اور اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے“۔ (صفحہ:774,775)

مزاجی مماثلت

”مزاجی مماثلت ہو تو آنکھ کی ہر قسم کی تکلیفوں میں سپیا مفید ہے۔ مزاج سپیا کا ہو تو بہت سے جلدی امرض کا علاج بھی سپیا سے ہوسکتا ہے۔ جلدی علامات بہت سی دواؤں میں مشترک ہوتی ہیں۔ اگر مزاج، ماحول اور پس منظر سپیا سے مشابہ ہو تو جلدی امراض میں فائدہ دے گی ورنہ نہیں“۔ (صفحہ:747)

مریض سے ہم مزاج

”بجلی کے کوندوں کی طرح درد کی لہریں اٹھیں تو یہ بھی پلمبم کی ایک علامت ہے جو کاسٹیکم اور کولوفائلم میں بھی پائی جاتی ہے سردی گرمی کے لحاظ سے پلمبم کا عمومی مزاج سورائینم سے ملتا ہے یعنی بہت ٹھنڈا۔ مریض گرمیوں میں بھی اپنے آپ کو لپیٹ کر رکھتا ہے۔ آرنیکا کی طرح سرگرم رہتا ہے اور خون جمنے کا رجحان ہوتا ہے“۔ (صفحہ:679,680)

مکرم محمد افضل متین صاحب

مطالعہ کتب عرفان الٰہی کے حصول کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت آیت 70 میں فرماتا ہے کہ:

وہ لوگ جو ہماری راہ میں ہمیں پانے کے لئے خوب کوششیں کرتے ہیں اور پھر متواتر کرتے رہتے ہیں تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخرکار ہم ان کا ہاتھ تھام لیتے ہیں اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے ان کی راہنمائی کرتے ہیں اور ان کو اپنی راہوں پر چلاتے ہوئے ترقیات کے دروازے ان کے لئے کھول دیتے ہیں اور ان کو اپنے قرب کی پاکیزہ راہوں پر چلاتے چلے جاتے ہیں تو ایسے لوگ خوش نصیب ہوا کرتے ہیں انہی چنیدہ لوگوں میں صفات باری تعالیٰ کا ظہور ہوتا ہے جن کے ظاہر ہونے سے وہ تمام مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں جو مقاصد پیدائش انسانی کے ہیں یا یوں کہہ لیں کہ جب مجاھد خدا کا مقرب ٹھہر جاتا ہے تو وہ آسانی سے تمام نیک مقاصد حاصل کرتا ہوا کامیابیوں کی منازل طے کرتا ہوا خدا تعالیٰ کی ابدی جنتوں میں جا داخل ہوتا ہے اور اپنی زندگی میں اپنی خدمات دینیہ کے نتیجے میں ثمرات کا ایسا خزانہ چھوڑ جاتا ہے کہ نہ صرف اس کا فیض دنیا والوں کو فائدہ دیتا رہتا ہے بلکہ وفات کے بعد اس کے اپنے درجات بھی بلند ہوتے چلے جاتے ہیں یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے ہر مومن کوشش کرتا ہے اور کوششیں کرنی بھی چاہئیں۔

اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے ہی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہمیں پانے کے لئے ہماری قرب کی راہوں کی تلاش کرو اور خوب کوشش کرو جس کے لئے پھر فرض عبادات بھی ہیں نفلی عبادات بھی ہیں حقوق العباد بھی ہیں مالی خدمات بھی ہیں غرضیکہ سینکڑوں طریق ہیں قرب الٰہی پانے کے، مگر کوشش قبول ہوکر بارگاہ ایزدی میں مقام پا جانا یہ تو خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ہوا کرتا ہے ہاں کوشش کی جانی ضروری ہے۔

انہی قرب کی راہوں میں سے ایک عظیم الشان راہ حصول عرفان ہے جو صحیح علم و پاکیزگی کے اختیار کئے بنا مشکل ہے گویا کہ درست علم بنیاد ہے اللہ تعالیٰ کے عرفان کو حاصل کرنے کا، ایمان کو بڑھانے کے لئے جذبوں کو بیدار کرنے کے لئے، قربانیوں کی خاطر تیار کرنے کے لئے نفس امارہ کے جالوں اور اندھیروں سے نکل کر نفس مطمئنہ کے خوبصورت اور خوشبوؤں کے پُرلطف ماحول میں رہنے کے لئے جہاں پہنچ کر لفظ زندگی کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ یہ زندگی تو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اس کی قدر و قیمت کا پتہ چلتا ہے۔ پس جو لوگ صحیح اور درست علم کا منبع یعنی قرآن کریم کی تفاسیر جو حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور خاص طور پر حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر جو کہ دس جلدوں پہ مشتمل ہے کا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر مطالعہ کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر قرآن کریم کے احکامات کی عملی تصویر دیکھنے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود کا علمی خزانہ یعنی روحانی خزائن کا مطالعہ کرتے ہیں اور آپ کے خلفاء و علماء کے خزائن کے سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں وہ وہی ہیں جو خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو جلد جلد طے کرتے ہیں ان کے نفس پر جو نفس امارہ کے جالے ہوتے ہیں جو تاریکیاں ہوتی ہیں جو غفلتیں اور سستیاں ہوتی ہیں وہ کمال تیزی سے دور ہوتی ہیں وہ قرب کی راہوں پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایک خاص چمک رکھ دی جاتی ہے ایک خاص کشش ہوتی ہے ان کی زبان کا لب و لہجہ لوگوں کو بتاتا ہے کہ پس اسی کی بات سنو یہ بندہ خدا ہے پس وہی بولتا ہے اور باقی سب سنتے ہیں اور وہ اس بندہ کی نہیں بلکہ خدا کی آواز ہوتی ہے مگر اس کو وہی پہچانتے ہیں جس کو خدا کی آواز کی پہچان ہو۔

ان علوم روحانیہ کو حاصل کرنے سے نہ صرف انسانی نظریات کی درستگی ہوتی ہے بلکہ وہ لوگوں میں بھی اس نور کو پھیلانے کا ذریعہ بنتا ہے اکثر اوقات ماحول کی گرد کی وجہ سے سخت دنیا پرست لوگوں میں رہنے کی وجہ سے یا دنیوی کاموں میں انہماک یا ذاتی مسائل و پریشانیوں کی وجہ سے انسانی عقل پریشان ہو جاتی ہے طبیعت میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے انسانی نفس مایوس ہو کر بعض اوقات انتہائی گمراہ کن یا غلط فیصلے کر جاتا ہے جس کا خمیازہ بعض اوقات نسلیں بھی بھگتتی رہتی ہیں ایسے میں علم روحانی انسانی طبیعت میں اطمینان پیدا کرتا ہے صبر و استقلال دیتا ہے عقل کو نور اور دل کو روشن کرتا ہے اور نفس امارہ کے شکنجوں سے نکال کر خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں پہ گامزن کر دیتا ہے۔

مطالعہ سے انسان میں بیشمار صفات پیدا ہوتی ہیں عاجزی، انکساری پیدا ہوتی ہی اس وقت ہے جب انسان پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ میں نے کسی بھی لمحہ اس دنیا سے گزر جانا ہے۔ قوت شجاعت و بہادری پیدا ہوتی ہی تب ہے جب اس پر یہ راز کھل جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر مجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی میرا نقصان نہیں کرسکتا۔ مطالعہ سے چونکہ انسان کی عقل روشن ہوتی ہے اور وہ خدا کے قریب ہوتا ہے اس لئے درست فیصلے کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

پھر علوم روحانیہ میں سے جو بھی اس دنیا میں بذریعہ آڈیو ویڈیو یا اشاعت یا کوئی تحریر یا بذریعہ عملی نمونہ وہ صدقہ جاریہ ہے جو اس کی وفات کے بعد بھی اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہوگا اس کے علاوہ مطالعہ کے ہزاروں فوائد ہیں گویا کہ انسان درحقیقت میں زندہ ہی تب ہوتا ہے جب وہ روزانہ کی بنیاد پر خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان انعام یعنی قرآن کریم یا اس کے ذیل میں تفاسیر کا مطالعہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو انسانوں کا وہ گروہ زیادہ پسند ہے جو حقیقی علم یعنی علوم روحانیہ کے حصول کے لئے کوشاں رہتے ہیں اسی لئے فرمایا کہ جس طرح اندھیرا اور نور برابر نہیں جس طرح رات اور دن برابر نہیں بالکل اسی طرح عالم یعنی جاننے والا اور جاہل یعنی لاعلم برابر نہیں ہوسکتا۔

پس ہمارے دوستوں کو یہ بات سوچنے کی ازحد ضرورت ہے کہ زندگی کے یہ جو ایام ہیں یہ مہلت کے ایام ہیں اور مذہب رسم نہیں ہے اس لئے ہم جہاں جہاں بھی کام کر رہے ہیں ہمیں اس بات کو مدنظر رکھنا ہوگا کہ وقت کم ہے تیز گام چلو۔ سنجیدگی سے اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے کوشش کی جائے اور جو روحانی خزائن ہمارے بڑے بزرگ ہمارے لئے چھوڑ کر گئے ہیں ان کتب و کتابچے و رسائل و اخبارات کے لئے انہوں نے انتھک محنت کی ہر قسم کی قربانیاں دیں سوچنا چاہئے کہ کون سا دمکتا چراغ تھا جو ان کے سینوں میں روشن تھا کون سے ولولے تھے جو ان کے دلوں کو دہکا رہے تھے کہ وہ شب و روز کی محنت سے عظیم الشان علمی خزائن چھوڑ گئے ہیں۔ اب ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ ہم میں سے ہر ایک باشعور مومن اپنے بھائیوں میں علمی پیاس پیدا کرنے کے لئے کوشش کرے۔ علم کے حصول کی ترغیب دے۔ علم کے حصول کی اہمیت بتائے تاکہ لوگ اس راہ سے بھی جلد جلد ایمانوں میں ترقی کریں اور نفس امارہ کے شکنجوں میں سے نکل کر نفس مطمئنہ کے آرام یافتہ درخت کے نیچے سایوں میں آرام کریں۔

ہر انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کے قرب کا حصول ہے اس کے عرفان کا حصول ہے تو پھر مطالعہ کتب بھی ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی نصیحت فرمائی کہ اے نبیؐ یہ دعا کرتا رہا کر کہ رب زدنی علما یعنی اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔ اب حضرت محمد مصطفیٰؐ سے بڑھ کر کس کا علم تھا مگر اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ خدا کے علوم کے سمندروں کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا فرمایا اگر دنیا کے سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور دنیا کے سارے درخت قلمیں بن جائیں اور یہ ساری قلمیں لکھ لکھ کر سارے سمندر اگر سیاہی کے بھرے ہوئے خالی ہو جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے علوم کا کوئی بھی احاطہ نہیں کرسکتا مراد یہی ہے کہ علوم حاصل کرتے رہو اسی سے تم تر و تازہ رہو گے تمہاری روحانی زندگی قائم رہے گی اور یہ ایسی پیاس جگائیں گے کہ جس سے تم جب بھی سیراب ہوگے اتنی ہی پیاس پھر بڑھ جائے گی اور اسی پاکیزہ سفر میں تمہاری جسمانی زندگی کو فنا آ بھی جائے تو پروا نہیں کیونکہ روح پھر سے اگلے جہاں میں ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جائے گی درجات بلند کرتی چلی جائے گی اور خدا تعالیٰ کے پاس تو درجات کی کوئی کمی نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی اور ہر خادم دین کے دل میں علم کی پیاس کو جگا دے۔ مطالعہ کی عادت ڈال دے ہر گھر میں کتب روحانیہ و دیگر معلوماتی کتب کی لائبریریاں بن جائیں جو کتب و رسائل گھروں میں یا کہیں بھی الگ ڈھیر لگا کر رکھے ہیں ان کو پڑھنے اور ان سے پیار کرنے کی اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے جماعتی لائبریریوں سے بھی مستفید ہونے والے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو کثرت سے رب زدنی علما کی دعا پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆.........☆.........☆

ع۔ عاطف

میری پیاری والدہ محترمہ نصیرہ طاہر صاحبہ

میری والدہ محترمہ نصیرہ طاہر صاحبہ مکرم عبداللطیف اوورسیئر صاحب کی بڑی بیٹی اور مکرم محمد افضل طاہر صاحب (سابق صدر حلقہ ملیر کینٹ کراچی) کی زوجہ تھیں۔ آپ کے والد صاحب واقف زندگی تھے اور اسی وجہ سے شادی سے پہلے کی تقریباً ساری زندگی مرکز ربوہ میں ہی گزاری۔ آپ 15/اپریل 2013ء کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔

امی جان پنجوقتہ نمازوں کی پابند تہجد گزار خاتون تھیں۔ نمازوں میں خداتعالیٰ کے حضور بہت گریہ و زاری سے دعائیں کیا کرتی تھیں ہم نے جب سے ہوش سنبھالا امی جان اور ابو جان کو باآواز بلند با ترجمہ تلاوت کرتے ہوئے پایا امی جان ہمیشہ بہت پیاری آواز میں ترنم سے خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتیں اور ترجمہ پڑھتے ہوئے رو پڑتی تھیں اور موقع بہ موقع ہمیں سمجھایا کرتی تھیں کہ دیکھو خداتعالیٰ کا قرآن میں کیا حکم ہے اور ہم کیا کرتے ہیں۔ ہر رمضان میں ہمارے گھر میں بہت روح پرور ماحول ہوتا تھا۔ امی جان سب کے روزوں کے لئے خاص انتظام کرتی تھیں ہم سب روزے رکھتے۔ امی جان سارا دن زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھیں۔ ہمارا گھر ایک لمبا عرصہ تک نماز سنٹر بھی رہا۔ لہٰذا رمضان میں حضور انور کے درس القرآن کا خاص انتظام ہوتا تھا۔ لہٰذا درس کے دوران ہی افطار کا وقت ہو جاتا تھا۔ تو بہت خوشی کے ساتھ افطار کا انتظام کرتی تھیں۔ محلے میں افطاری کے لئے اپنے ہاتھ سے چیزیں بنا کر بہت اہتمام کے ساتھ بھجواتیں لیکن سادگی اور قناعت پسندی کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔ ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنا۔ ان کے بچوں کی پڑھائی کا خرچ اٹھانا، مریضوں کو علاج کے پیسے دے دینا یا انہیں اپنے خرچ پر علاج کرانا۔ اپنے علاج کے دوران امی جان نے سارا عرصہ سچی بوٹی بھی زیر استعمال رکھی اور ہسپتال میں کینسر کے مریضوں کو بھی ربوہ سے منگوا کر مفت تقسیم کرتیں کہ اس میں بھی کینسر کا علاج ہے ان گنت مریضوں کو آپ نے سچی بوٹی سے متعارف کرایا۔ مجھے نہیں یاد کہ کبھی بھی کوئی ضرورت مند عورت امی جان کے پاس سے خالی ہاتھ گئی ہو۔ گھر میں کام والیوں کا بھی بہت خیال رکھتیں۔ انہیں گھر میں آتے ہی کھانا کھلاتیں پھر چائے پلاتیں اور ان کے دکھ سنتیں۔ ان کی تکلیف کو اپنے دل پر محسوس کرتیں۔ بہت نرم دل اور خداترس وجود تھیں۔

جب ہمارا گھر نماز سنٹر تھا۔ جمعہ کی تیاری، گھر کی خاص صفائی صبح سے ہی شروع کر دیتی تھیں۔ اپنے ہاتھوں سے سارا گھر صاف کرتی تھیں۔ جمعہ کا دن افضل ہونے کی وجہ سے امی جان اس دن خاص اہتمام کے ساتھ کھانا بناتی تھیں۔ اکثر پلاؤ بنایا کرتی تھیں اور میٹھے کا بھی بہت شوق سے انتظام کرتی تھیں۔ ابو جان امی جان کی خواہش ہوتی تھی کہ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مربی صاحب ہمارے گھر ہی کھانا کھائیں۔ امی جان کے ہاتھ میں بہت ذائقہ تھا۔ ان کے ہاتھ کے کھانے جنہوں نے کھائے ہیں وہ آج بھی یاد کرتے ہیں۔

ہم نے بچپن سے ہی والدہ صاحبہ کو جماعت کی خدمت کرتے پایا ہے۔ جب میں ناصرات میں تھی تو امی جان سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ تھیں۔ ناصرات پر بہت محنت کرتی تھیں۔ اجتماع اور جلسوں کی تیاری بہت محنت سے کرواتیں۔ تقریریں سب ناصرات کو خود لکھ کر دیتیں۔ ہمیشہ کوشش ہوتی کہ ہمارے حلقہ کی سب لڑکیاں پوزیشن لیں۔ احمدیہ ہال، ڈرگ روڈ کی بیت نور جہاں بھی جلسہ ہوتا ناصرات کو بڑی گاڑی کروا کر خود لے کر جاتیں۔ اس کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ ملیر کینٹ کی حیثیت سے بھی خدمات کیں۔ یہ سلسلہ بھی لمبا عرصہ جاری رہا۔ ساتھ ساتھ خدمت خلق اور بحیثیت سیکرٹری مال لمبا عرصہ کام کیا۔ لجنہ کی تاریخ میں عرصہ خدمت چوبیس سال تحریر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امی جان کے دور میں ہی ریکارڈ بنایا گیا اس سے پہلے سب نے خدمت تو بہت کی لیکن ان کی خدمات کا ریکارڈ اس طرح سے مرتب نہیں کیا جا سکا جس طرح ہونا چاہئے تھا۔ امی جان کی تمام خدمات میں سے بہت اہم خدمت جس کا تفصیلی ذکر تاریخ لجنہ میں ان الفاظ میں ہے کہ نصیرہ طاہر صاحبہ کا سب اہم کام جو قابل ذکر ہے کہ وہ حلقہ ملیر کینٹ میں اپنے گھر میں ڈش لگوا کر حضور کے خطبہ جمعہ کے لئے احباب جماعت کو جمع کر کے گھروں سے لاتی تھیں اور بہت خوبصورت ماحول میں تمام لجنہ و ناصرات و احباب جماعت کو خطبہ جمعہ لائیو سنوانے کا انتظام کرتی تھیں۔ جسے ملیر کینٹ کی جماعت کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

اس وقت مجھے یاد ہے کہ صرف ہمارے گھر میں ڈش لگی تھی تو والدین نے دعوت الی اللہ کی غرض سے چھت پر انٹینا کے ساتھ بوسٹر لگا دیا۔ جس کی وجہ سے دور دور غیر از جماعت لوگوں کے گھروں میں بھی MTA جانے لگا اور بہت سے لوگوں نے خطبہ سنا اور MTA باقاعدگی سے دیکھتے اور پھر ہمارے گھر آ کر پوچھتے تھے۔ اس طرح دعوت الی اللہ کا بہت موقع ملا۔ ان دنوں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کئی پھل بھی عطا فرمائے۔ بہت سی لجنہ نے جماعتی کام کرنے امی جان سے سیکھے۔ میں نے خود جتنا بھی جماعتی کام کیا امی جان نے ہی میری راہنمائی کی۔ اب بھی ملیر کینٹ کی لجنہ اور عہدیداران امی جان کے بارہ میں یہی کہتی ہیں کہ ملیر کینٹ میں لجنہ و ناصرات کے کام جس طرح امی جان نے کئے اور ہم بھی انہیں راستوں پر چل رہے ہیں۔

امی جان کی وفات پر عہدیداران جو افسوس کے لئے آئیں ان کے الفاظ یہ تھے کہ نصیرہ طاہر صاحبہ تو ایک انسٹیٹیوٹ کی حیثیت رکھتی تھیں۔

1990ء تا 2000ء یہ وہ وقت تھا جب احمدی احباب کے گھر بہت دور دور تھے۔ امی جان نے متعدد دورے کئے اور رابطے کئے بعض احمدی احباب کی غیر احمدی بیگمات اور بچوں کو جلسوں اور خطبوں میں لانا بہت مشکل ہوتا تھا لیکن امی جان انہیں لاتیں اور وہ خوشی خوشی ان تقاریب میں شرکت کرتیں اور بہت اچھا اثر لے کر جاتیں۔

خداتعالیٰ کا بڑا احسان ہے امی جان نے مالی قربانی پیش کرتے ہوئے کبھی قدم پیچھے نہیں کیا بلکہ ہمیشہ سب سے آگے رہنے کی ہی کوشش کی۔ ہر طرح کی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہی تھیں تو سال کے آخر میں لجنہ کا بجٹ پورا نہ ہونے کی صورت میں اپنی جیب سے چندہ ادا کر کے بجٹ سے بڑھ کر چندہ ادا کرتی تھیں۔ فوجی لوگ اکثر ایک جگہ سے دوسرے جگہ پوسٹ ہو جاتے تھے اور ان کے چندے بقایا ہوتے تو ان کے چندے اپنی جیب سے ادا کر کے بجٹ سے زیادہ ادائیگی کرنے کی کوشش کرتیں۔ خدا کے فضل و کرم سے امی جان ان خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے حضور کے حکم پر بیوت الذکر کے لئے اپنے زیور پیش کئے۔ نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ بھرپور تعاون کرتی تھیں۔ آخری سانس تک اپنا گھر جماعتی اجلاس کے لئے پیش کیا ہوا تھا۔ جب بھی گھر میں روحانی خزائن کے پرچے حل کرنے کے لئے بھجوائے جاتے تو کتاب پڑھ کر خود پرچے حل کرتی تھیں۔ سخت بیماری کے ایام میں بھی پیپرز کتاب پڑھ کر حل کئے۔

امی جان کو خلافت سے بے انتہا محبت تھی جب بھی موقع ملتا جلسہ سالانہ لندن میں ضرور شرکت کرتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ملاقات کے دوران امی جان کو پہچان لیا۔ صرف آنکھیں اور شائد بات کرنے کے انداز سے کہ حضور نے دریافت فرمایا آپ چوہدری عبداللطیف اوورسیئر صاحب کی بیٹی ہیں؟ تو امی جان نے بتایا جی حضور تو اس بات کو بیان کر کے بہت خوش ہوتی تھیں کہ حضور میرے والد صاحب کو اور مجھے پہچانتے ہیں اور میرے سب بچوں کے لئے حضور سے تبرک ضرور ساتھ لاتیں۔

بہو کی حیثیت سے امی جان ایک مثالی بہو تھیں۔ ہم نے اپنے بچپن سے ہی اپنے دادا جان اور دادی جان کو زیادہ تر اپنے گھر ہی دیکھا ہے۔ جبکہ میرے دوسرے چچا بھی کراچی میں ہی رہتے تھے۔ لیکن دادا جان اور دادی جان ہمارے پاس ہی رہتے تھے امی جان کو ہمیشہ دل و جان سے ان کی خدمت کرتے دیکھا۔ ان کی خوراک کا ہر چیز کا خود خیال رکھتی تھیں۔ وہ بھی امی جان کی ہمیشہ بہت عزت اور پیار کرتے اور ہمیشہ ان کی تعریف کرتے۔ امی جان بھی بہو کے روپ میں بیٹی تھیں۔ امی جان ساس بھی مثالی تھیں۔ اپنی بہوؤں اور دامادوں کی فرمائش کو ہمیشہ سر آنکھوں پر رکھا۔ ان کی پسند کے کھانے بنا کر انہیں کھلاتیں۔ بہوؤں کو بھی اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر کھلانے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔ دامادوں سے بھی بے حد پیار تھا۔ خداتعالیٰ کا بڑا فضل اور اس کا بہت احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنے پیارے وجود کے ہاتھوں میں دیا۔

خداتعالیٰ ہمیں امی جان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی تمام ترنیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور امی جان کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ (تعلیم الاسلام ہائی سکول) حضرت مسیح موعود نے اس لئے قائم فرمایا تھا کہ ہماری جماعت کے بچے ...... کے اثر سے محفوظ رہیں۔ اس سے پہلے ایک آریہ سکول ہؤا کرتا تھا اور ایک پرائمری سکول لوئر پرائمری تک ہوتا تھا جو اب بھی ریتی چھلہ کے قریب موجود ہے۔

سرکاری سکول لوئر پرائمری تک ہوتا تھا اور آریہ سکول میں اس سے اوپر کچھ جماعتیں ہوتی تھیں اس وجہ سے ...... کے لڑکے اس میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ آریہ مدرس ہمیشہ کچھ نہ کچھ باتیں ...... کے خلاف طلباء کے کانوں میں ڈالتے رہتے تھے اور ان کی اطلاع حضرت مسیح موعود کو پہنچتی رہتی۔ اس سے تحریک ہوئی اور اپنا سکول کھولا گیا چونکہ ان دنوں سکولوں کے جاری ہونے کے لئے زیادہ پابندیاں نہ تھیں اس واسطے جلد ہی یہ سکول جاری ہو گیا۔ اس کی عمارت بھی بہت بعد میں بنی۔ پہلے یہ سکول مدرسہ احمدیہ کی موجودہ عمارت میں ہی ہوتا تھا اور صرف وہاں تک تھا جہاں اب درزی خانہ ہے۔ اس وقت اس کے چار کمرے تھے۔

آریہ سکول میں طلباء پر جو اثر ڈالا جاتا تھا وہ تو بالکل ظاہر تھا کہ وہ خاص طور پر ہندو مذہب کی تبلیغ کرتے تھے لیکن سرکاری پرائمری سکول میں بھی آریہ مدرس ...... پر حملے کرتے رہتے تھے۔ اس پرائمری سکول میں مَیں بھی کچھ عرصہ پڑھا ہوں۔ ان دنوں کا ایک واقعہ مجھے اب بھی خوب یاد ہے کہ ایک دن جب میرا کھانا آیا جس میں کلیجی کا سالن تھا تو اسے دیکھ کر ایک طالب علم نے حیرانی سے اپنی انگلی دانتوں میں دبا لی اور کہا یہ تو ماس ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔ اگرچہ آخر میں وہ شخص احمدی ہؤا اور مخلص احمدی ہؤا مگر اس وقت اس نے بڑی حیرانی کا اظہار کیا۔ بہرحال سرکاری سکول میں بھی اس قسم کا اثر ڈالا جاتا تھا۔

(الفضل 3/اگست 1935ء ص5)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم شمیم احمد نیر صاحب مربی سلسلہ پیروچک ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بن باجوہ ضلع سیالکوٹ کی ایک بچی نایاب ایوب بنت مکرم محمد ایوب صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور ساڑھے نو سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین مورخہ 22 جنوری 2015ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بیت الذکر بن باجوہ میں منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچی سے قرآن سنا اور دعا مکرم ماسٹر نصراللہ باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بن باجوہ نے کرائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم قمر احمد تسلیم صاحب معلم سلسلہ جماعت احمدیہ بن باجوہ کو نصیب ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اس کیلئے مبارک کرے نیز قرآنی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ولادت

مکرمہ ناہید منور صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ دارالنصر وسطی نمبر 1 ربوہ زوجہ مکرم منور احمد صاحب تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بیٹی مکرمہ نایاب منور صاحبہ اہلیہ مکرم عارف احمد صاحب کو مورخہ 5 دسمبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام عمارہ مہک رکھا گیا ہے۔ نومولودہ ددھیال کی طرف سے حضرت مولوی قمر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے اور ننھیال کی طرف سے مکرم میاں امام دین صاحب گجراتی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد خالد صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رشید احمد طاہر صاحب الیکٹریشن ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ 23 جنوری 2015ء کو موٹر سائیکل حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ جس کی وجہ سے بائیں ٹانگ گھٹنے کے نیچے سے کاٹ دی گئی ہے۔ موصوف شوگر کے بھی مریض ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی سے نوازے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

احمدی طالب علم کا اعزاز

مکرم جمیل احمد جٹ صاحب ناظم ایثار مجلس انصاراللہ ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم کاشف جمیل صاحب جو کہ گونگا بہرہ ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ گورنمنٹ ڈگری کالج فار سپیشل ایجوکیشن جوہر ٹاؤن لاہور میں B.A کلاس میں زیر تعلیم ہے۔ اس کو میٹرک کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے سولر لیمپ دیا گیا تھا۔ اب اس نے F.A کے امتحان میں بھی نمایاں کامیابی اور میرٹ پر پورا اترنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے لیپ ٹاپ حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ موصوف مکرم چوہدری محمد عبداللہ جٹ صاحب آف میاں چنوں کا نواسہ اور مکرم چوہدری عبدالحمید جٹ صاحب محلّہ ناصر آباد شیخوپورہ شہر کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز موصوف اور جماعت کے لئے ہر جہت سے مبارک فرمائے نیز اس کامیابی کو آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب آف ناروے تحریر کرتے ہیں۔

میری خالہ محترمہ نذیراں بانو صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب مرحوم مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم حسنین جمیل جٹ صاحب سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبارک جمیل صاحب اور بھابی مکرمہ منصورہ کوثر صاحبہ کو مورخہ 27 دسمبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام زرمینہ کوثر تجویز ہوا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب صدر جماعت احمدیہ میاں چنوں کی نواسی اور مکرم چوہدری جمیل احمد جٹ صاحب ناظم ایثار مجلس انصاراللہ ضلع شیخوپورہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس بچی کو خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی توقعات پر پورا اترنے والی، نیک، صالحہ، نافع الناس اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درویشان اور ان کے ورثاء متوجہ ہوں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے مورخہ 11 مئی 1948ء کو اپنے ایک تاریخی پیغام میں درویشان کرام قادیان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ

’’آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چنتا۔‘‘

(درویشان کرام نمبر الفرقان ربوہ اگست ستمبر 1963ء صفحہ 5)

مورخہ 11 مئی 1948ء کو جو درویشان قادیان میں تھے اور اس پیغام کے اول المخاطبین میں سے تھے۔ ان میں سے اکثر تادم واپسیں قادیان میں ہی موجود رہے۔ اور بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں ابدی نیند سو گئے اور ان میں سے بعض ابھی بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین

مگر ان سعادت مندوں میں سے بہت سے اجازت لے کر قادیان سے اپنے آبائی وطنوں کی طرف یا بیرون ملک چلے گئے ان جانے والوں کی تاریخ اور حالات شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو درکار ہیں۔ لہٰذا ایسے درویشان کرام جو قادیان سے بیرون ہند چلے گئے تھے ان سے یا ان کے اقرباء سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل نقاط کے مطابق اپنا مفصل مضمون بھجوائیں۔

1۔ مختصر حالات زندگی

2۔ عرصہ درویشی میں کہاں کہاں خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔

3۔ عرصہ درویشی کے ایمان افروز حالات و واقعات۔

4۔ اگر حضرت مصلح موعود یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں کوئی پیغام تحریری بھجوایا ہو تو اس کی فوٹو کاپی۔

5۔ اگر عرصہ درویشی میں لی گئی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ بھجوائیں۔

6۔ درویشان کرام کی اپنی تصویر۔

7۔ اولاد کی تفصیل اور یہ بھی کہ وہ کہاں کہاں پر ہیں۔

8۔ تمام درویشان کرام کی فہرست تاریخ احمدیت جلد نمبر 10 مطبوعہ قادیان کے صفحہ 372 تا 387 پر درج ہے۔

9۔ اگر اس فہرست میں بھی کوئی سقم ہو تو براہ کرم اس کے بارے میں بھی مطلع فرماویں۔

نوٹ:۔ براہ کرم پاکستان میں مقیم درویشان کرام یا ان کے اقرباء یہ تفصیل شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

Shoba Tareekh e ahmadiyyat
P.O.Box20 Chenab Nagar
Rabwah Disst Chiniot Pakistan
PH:+92 47 6211902
FAx: +92 47 6211526
E-mail:tareekh.ahmadiyyat@saapk.org

(انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)

☆☆..........☆..........☆☆

سانحہ ارتحال

مکرم رفیع احمد صاحب ابن مکرم محمد سلیم صاحب محلّہ دارالعلوم جنوبی احد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب مورخہ 12 جنوری 2015ء کو بعمر 67 سال طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم شکر اللہ صاحب چک نمبر 565 گ۔ب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز محلّہ دارالعلوم جنوبی بیت الاحد میں بعد نماز مغرب مکرم شریف احمد علوی صاحب سابق مربی سلسلہ نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے کروائی۔ والدہ صاحبہ صابر و شاکر خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔ بیماری کا ایک طویل عرصہ گزارا اور کبھی زبان پر شکوہ نہ لائیں۔ ہمیشہ صبر و شکر سے کام لیا۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک، سادہ مزاج اور عزیز رشتے داروں سے ہمیشہ پیار و محبت سے پیش آتی تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

گوندل کے ساتھ پچاس سال

☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

معلوماتی خبریں

ملکی اخبارات میں سے

2015ء کی حیرت انگیز ڈیوائسز

دنیائے ٹیکنالوجی کی سب سے بڑی نمائش کنزیومر الیکٹرونکس شو (سی ایس ای) کا لاس ویگاس میں آغاز ہوا ہے۔ جس میں انتہائی حیرت انگیز ڈیوائسز پیش کی گئی ہیں۔

ہوا میں معلق سپیکر

ایکسیز سی ای ائیرٹو کی بات ہی الگ ہے۔ یہ دیکھنے میں کسی کمپیوٹر ماؤس کی طرح انتہائی خوبصورت ہے۔ ہوا میں معلق سپیکر نے ایک طرح سے یہ میلہ لوٹ لیا ہے اور یہ بہت زیادہ توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

دنیا کا سب سے پتلا ٹیلی ویژن

سونی نے دنیا کا سب سے پتلا 4K ٹیلی ویژن متعارف کروایا ہے۔ اینڈ رائیڈ سسٹم پر چلنے والا یہ ایکس 90C صرف 4.9 ملی میٹر پتلا ہے یعنی ایک زی تھری سمارٹ فون سے بھی کم پتلا۔

یہ ٹی وی دیوار پر محض 4 سینٹی میٹر جگہ پر بھی فٹ کیا جا سکتا ہے اور اس کا 4K پروسیسر ایکس ون نہ صرف تصویر کو انتہائی شفاف بناتا ہے بلکہ اس کے رنگ اور کنٹراسٹ سمیت تمام فیچرز لوگوں کو حیران کر دینے کے لئے کافی ہیں۔

سونی کے مطابق اس میں صارف انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے موسیقی، تصاویر، گیمز، سرچ اور ٹی وی کے لئے اپلیکشنز بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

11 ملین پکسل دکھانے والا ٹیلی ویژن

سام سنگ نے UHD سیریز کا ایس نائن ڈبلیو ٹی وی اس ایونٹ میں متعارف کرایا ہے جو ٹائیزن اوایس سسٹم پر کام کرتا ہے۔ اس کی سکرین 11 ملین پکسل پر مشتمل ہے۔ یہ ٹی وی کی بجائے کوئی سینما سکرین لگتا ہے اور اس کی تصویر دیکھنے والوں کو دنگ کر دینے کیلئے کافی ہے۔

دنیا کا سب سے پتلا ٹیبلیٹ

ڈیل نے وینیوایٹ 7000 ٹیبلیٹ متعارف کروایا ہے اور ابھی مارکیٹ میں دستیاب سب سے بہترین ڈیزائن والے ٹیبلیٹس میں سے ایک ہے۔ چھ ملی میٹر موٹائی کے ساتھ اسے دنیا کے پتلے ترین ٹیبلیٹ کا اعزاز حاصل ہو چکا ہے اور اس میں انٹیل کا پہلا ریئل سنس تھری ڈی کیمرہ بھی نصب ہے۔ اس کی سکرین 8.4 انچ کی ہے اور سیلفی کے شوقین افراد کے لئے اس میں آٹھ میگا پکسلز کا عام کیمرہ بھی نصب ہے، جبکہ تھری ڈی کیمرہ صارف کو زیادہ تفصیلی تصاویر کھینچنے کا موقع فراہم کرے گا۔ خاص طور پر تصویر لینے کے بعد ڈیل گیلری کا فیچر ان کو ایڈٹ کرنے میں زیادہ مدد فراہم کرتا ہے۔

سونی واک مین

سونی کمپنی نے این ڈبلیوزی ایکس ٹو نامی واک مین متعارف کرایا ہے جس میں 128 جی بی میموری رکھی گئی ہے اور بیٹری 60 گھنٹے تک بلا تعطل کام کر سکتی ہے تاہم اس کی قیمت 1443 ڈالرز رکھی گئی ہے۔ دیکھنے میں کسی سمارٹ فون جیسے اس واک مین کو سونی نے گانوں کو محفوظ رکھنے والی لائبریری قرار دیا ہے۔

اب آپ کا قلم بنائے ٹھوس اشیاء

وو بل ورکس نامی ایسا تھری ڈی پرنٹنگ پین تیار کر لیا گیا ہے جو صارف کو ٹھوس پلاسٹک کی چیزیں ہوا میں ڈرائنگ کرتے ہوئے بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

تھری ڈوڈلر نامی یہ پین صارفین کو ہوا میں قلم ہلاتے ہوئے نت نئی چیزیں بنانے کا موقع دیتا ہے جو کہ پلاسٹک تھری ڈی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس پین میں پلاسٹک فیلمینٹ نامی چیز بطور دوات استعمال کی جاتی ہے جو صارف کی ڈرائنگ کو تھری ڈی پرنٹنگ کے ذریعے ٹھوس شکل دے دیتی ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 16 جنوری 2015ء)

پتن مینار:

رحیم یار خان سے 15 کلومیٹر کے فاصلے پر پتن مینار واقع ہے۔ پتن مینار کے اردگرد کا علاقہ کپاس کی کاشت کے لئے مشہور ہے یہاں سے بڑی مقدار میں روئی حاصل کی جاتی ہے۔

اس مینار تک پہنچنے کے لئے ایک ٹیلے پر مبنی سیڑھیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہاں محکمہ اوقاف پنجاب کی جانب سے تختی آویزاں ہے، جس پر اسے تاریخی ورثہ قرار دیئے جانے سے متعلق عبارت درج ہے۔ مینار بھی آدھا زمین میں دھنس چکا ہے اور تختی پر واقع تحریر بھی واضح نہیں رہی۔

پتن مینار 326 قبل از مسیح میں تعمیر کیا گیا تھا جس وقت یہ تعمیر ہوا اس کے پہلو سے دریائے سندھ سے نکلنے والا ایک چھوٹا دریا گھاگرا گزرا کرتا تھا۔ اس مینار نے بہت سی ثقافتیں اور قومیں گزرتی دیکھی ہیں۔ یہ موہنجوداڑو، ہڑپہ اور ٹیکسلا سے مطابقت رکھتا ہے اور بدھ مت، آریان، برہمنوں کے علاوہ یہ افغان حکمران فیروز شاہ تغلق کے زمانے میں بھی اہم مقام رہا۔ کئی حکمران دوران سفر یہاں قیام کیا کرتے تھے۔

سکندر اعظم برصغیر پر حملہ آور ہوا تو اس مقام پر اپنی فوجی چھاؤنی تعمیر کروائی تھی جس کا انتظام ایک یونانی گورنر کے ہاتھ میں تھا یونانیوں نے یہاں ایک یونیورسٹی اور کمپلیکس بھی تعمیر کروایا تھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اس جگہ کی اہمیت میں کمی واقع ہوتی چلی گئی پہلے چونکہ اس کے قریب سے دریا گزرا کرتا تھا بعد میں دریائے سندھ نے اپنا رخ موڑ لیا اور اس میں سے نکلنے والا چھوٹا دریا بھی خشک ہو گیا جس کے بعد یہاں آبادکاروں نے بھی ہجرت کر لی اور یہ جگہ محض کھنڈر بن کر رہ گئی۔

پتن مینار سے چند سو گز کے فاصلے پر ایک قدیم مسجد بھی ہے۔ جسے ابوبکر مسجد کے نام سے پکارا جاتا ہے اسے ایک مسلم حکمران محمد ابوبکر سانول سائیں نے 1849ء میں تعمیر کرایا تھا۔

(روزنامہ دنیا 6 جنوری 2015)

آنکھیں بند کر کے یادداشت بہتر بنائیں

برطانیہ کی سرے یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق اپنی بینائی کو بلاک کرنے سے چیزوں کو یاد کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے اور وہ زیادہ بہتر طریقے سے کام کرنے لگتی ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ آنکھیں بند کرنے سے یادداشت میں ایسی سرگرمی پیدا ہوتی ہے جس سے چیزوں کو یاد کرنے میں مدد ملتی ہے۔ تحقیق کے مطابق آنکھیں بند کرنے سے بصری تصاویر اور آوازوں کو ذہن میں لانے میں زیادہ مدد ملتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 17 جنوری 2015ء)

سیل سیل سیل
نئی و پرانی ورائٹی پر
سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
باٹا شو روم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC
Education Concern
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124, 331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

ربوہ میں طلوع و غروب 28۔ جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:41

نماز جنازہ

مکرم محمد رئیس طاہر صاحب مربی سلسلہ دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد اسماعیل دیالگڑھی صاحب مرحوم مربی سلسلہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 28 جنوری 2015ء بروز بدھ بعد نماز عصر (4 بجے) بیت مبارک میں ادا کی جائے گی۔ مرحومہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی ہمشیرہ تھیں ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10